



سوال

اسلام میں تباہن کا کیا معنی ہے؟

جواب

المحدث

عربی زبان میں تباہن کا لفظ "غبن" سے بنا ہے، جس کا معنی ہوتا ہے خرید و فروخت میں نقصان ہونا۔

جیسے کہ امام فیومی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"عربی زبان میں کہا جاتا ہے: {بَعَثْنَا فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ غَبْنًا} یعنی خرید و فروخت میں اسے نقصان ہوا، یہ لفظ باب ضَرْب کے وزن پر ہے، اسی طرح بولا جاتا ہے کہ: {عَلَيْهِ فَاغْبَنَ} یعنی فلاں نے اس کو نقصان دیا تو اس کا نقصان ہو گیا، ایسے ہی لفظ {غَبْنًا} کا مطلب ہے کہ فلاں نے اس کا نقصان کیا، جب یہی لفظ مجہول بولا جائے گا تو قیمت یا کسی اور چیز میں کمی مراد ہوگی، جبکہ لفظ {الغَيْبَةُ} اسی باب سے اسم ہے، نیز {عَنْ رَأْيِهِ غَبْنَا} یہ باب سَمْع سے ہے، اس وقت بولا جاتا ہے جب کسی کی رائے میں وزن نہ رہے، اور انسان کی فطانت و ذہانت میں کمی آجائے۔" ختم شد
"المصباح المنير" (442)

اس بارے میں مزید کے لیے آپ "مختار الصحاح" مادہ: (غ بن) دیکھیں، ص: (224)، اسی طرح: "القاموس المحيط" سے فصل غبن، ص: (1/1219) پر ملاحظہ کریں۔

علامہ شنفیطی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"عربی زبان میں غبن کسی چیز میں نقصان کے شعور کو کہتے ہیں، اسی طرح کا ایک اور لفظ عربی زبان میں مستعمل ہے اور وہ ہے: {غبن} یعنی لفظی طور پر بھی ان دونوں لفظوں کے تین میں سے دو حروف یکساں ہیں، توفہ اللغہ کے مطابق ان کا معنی بھی قریب قریب ہے، جیسے ان کے مختلف حروف آپس میں قریب ہیں بعینہ ان کا معنی بھی قریب ہے، یعنی غبن اور غاء جس طرح ادائگی کے وقت ظاہر اور مخفی ہوتے ہیں کہ غبن، غاء کی بہ نسبت گلے میں زیادہ خفیہ ہوتا ہے تو اسی {غبن} کا لفظ {غبن} سے زیادہ خفیہ نقصان پر بولا جاتا ہے، جبکہ {غبن} کا لفظ واضح اور ظاہر نقصان پر بولا جاتا ہے۔" ختم شد

اسی معنی کی بنیاد پر قیامت کے دن کو {یوم التباہن} کہا گیا ہے کہ اس دن کافر اور گمراہ لوگوں کا خفیہ نقصان ظاہر ہوگا کہ انہوں نے اپنی آخرت کو دنیا کے بدلے بیچ دیا، تو ان کی تجارت کا خسارہ اور تباہی ظاہر ہوگئی۔

علامہ راغب اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"{الغبن} کا مطلب یہ ہے کہ آپ اپنے ساتھ معاملات طے کرنے والے کو خفیہ طور پر نقصان پہنچادیں، اگر تو یہ مالی معاملے میں ہو تو {غبن فلاں} کہتے ہیں، اور اگر یہ رائے اور بات چیت میں ہو تو {غبن فلاں} کہتے ہیں، اور {غبنث کذا غبننا} اس وقت کہتے ہیں جب آپ کو اس خفیہ نقصان کا علم نہ ہو اور آپ ان خفیہ نقصانات کو شمار کریں۔

اور قیامت کے دن کو "یوم تباہن" کہا گیا ہے کہ اس دن اللہ تعالیٰ کے فرمان میں مذکور خرید و فروخت میں نقصان ظاہر ہوگا، اللہ کا وہ فرمان یہ ہے: **وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْرِي نَفْسَهُ** ابتغاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ ترجمہ: اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو اپنی جانوں کو رضائے الہی کی تلاش میں فروخت کر دیتے ہیں۔ [البقرة: 207]، اور ایسے ہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى**



من المؤمنین۔۔۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانوں کو خرید لیا ہے۔ [التوبہ: 111] اسی طرح الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَدْلِ اللَّهِ وَأَيُّهَا نِعْمَ ثَمَنًا قَلِيلًا ترجمہ: وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے وعدے اور ایمان کو بیچ کر تھوڑی سی قیمت حاصل کرتے ہیں۔ [آل عمران: 77] تو قیامت کے دن یہ لوگ جان لیں گے کہ بطور قیمت جو چیز انہوں نے دی اس میں انہیں نقصان ہوا، اور جو چیز انہوں نے لی وہ ان کے لیے نقصان و ہتھامت ہوئی۔

کچھ اہل علم سے یومِ تقابن [نقصان کے دن] کے بارے میں پوچھا گیا تو کہا: اس دن چیزیں دنیا میں لگانے لگنے اندازوں سے بالکل مختلف نظر آئیں گی۔

بعض مفسرین یہ بھی کہتے ہیں کہ: بنیادی طور پر {الفنن} کسی چیز کو چھپانے پر بولا جاتا ہے، جبکہ {الفنن} یعنی باء پر زبر کے ساتھ، تو اس کا مطلب ہے وہ جگہ جہاں پر کوئی چیز چھپ جائے، کسی شاعر نے کہا ہے کہ:

ولم أر مثل القتيان في فنن ال... أيام يسون ما عواقبا

ترجمہ: میں نے ماضی کے جھروکوں میں چھپی ہوئی چیزوں کو بھول جانے میں بچوں جیسا کوئی نہیں دیکھا"
"المفردات في غريب القرآن" (602)

معجم طبرانی (23/419) میں حسن سند کے ساتھ علی بن ابی طلحہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ: **ذَلِكَ يَوْمُ التَّقَابِنِ** اس آیت میں قیامت کے دن کا نام ہے، اس نام سے اس دن کی عظمت اور لوگوں کو اس دن سے خبردار کرنا مقصود ہے۔

اسی طرح مجاہد سے بھی صحیح سند کے ساتھ مروی ہے کہ فرمانِ باری تعالیٰ: **ذَلِكَ يَوْمُ التَّقَابِنِ** میں اہل جنت اور اہل جہنم کے غبن کی وجہ سے اس دن کو یومِ تقابن کہا گیا ہے۔

اسی طرح قتادہ سے مروی ہے کہ: **يَوْمُ يَتَخَنَّنُكُمْ لِيَوْمِ التَّجَمُّعِ** اس دن سے مراد قیامت کا دن ہے، اسی کو یومِ تقابن کہا گیا ہے، یعنی وہ دن جس میں اہل جنت اور اہل جہنم کا نقصان عیاں ہوگا۔

اور ابن جریر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: **ذَلِكَ يَوْمُ التَّقَابِنِ** سے مراد: اہل جنت اور اہل جہنم کے نقصان کا دن ہے، ہمارے اس موقف کے مطابق کئی مفسرین نے اس آیت کی تفسیر بیان کی ہے۔ "ختم شد"

امام بغوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **يَوْمُ يَتَخَنَّنُكُمْ لِيَوْمِ التَّجَمُّعِ** اس سے مراد قیامت کا دن ہے کہ اس دن آسمانوں اور زمین کے تمام مکیوں کو جمع کرے گا، اور یہی دن یومِ تقابن ہے، لفظ تقابن {الفنن} سے بنا ہے، جس کا معنی ہونا ہے اپنے حصے کا چوک جانا، تو یہاں ایسا شخص مراد ہے جو جنت میں اپنے اہل و عیال اور بنگلوں کو حاصل نہ کر سکے اور ایمان نہ لانے کی وجہ سے اس دن ہر کافر کا خسارہ عیاں ہوگا، اسی طرح ہر مسلمان کا خسارہ بھی عیاں ہوگا کہ مومن نیکیوں میں کسی کا شکار رہا۔" ختم شد

"تفسیر بغوی" (104/5)

امام قرطبی کہتے ہیں:

"قیامت کے دن کو یومِ تقابن سے موسوم کیا گیا ہے؛ کیونکہ اس دن میں اہل جنت اور اہل جہنم سب کا تبادلے کی وجہ سے نقصان عیاں ہوگا، یعنی اہل جنت، جہنم کی بجائے جنت لے جائیں گے اور اہل جہنم، جنت کی بجائے جہنم لے جائیں گے، اس طرح وہ خیر کو شر کے بدلے، اچھے کو برے کے بدلے اور نعمت کو عذاب کے بدلے لے جائیں گے اس

طرح ان کا غبن ظاہر ہو جائے گا۔" ختم شد

"تفسیر قرطبی" (136/18)

